M T W T F S H/W C/W DATE: / / 20

ٹیسٹ نمبر # 5

اسلامیات

سوال نمبر # 1

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات اور دیگر مذاہب سے منفرد خصوصیات

اسلام کے لیے قرآن میں الدین کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ الدین سے مراد ایک ایسا ضابطہ حیات جو زندگی کے ہر شعبے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ اسلام ایک ضابطہ حیات ہے۔ ڈاکٹر اسرار احمد کے مطابق
"دین سے مراد عقائد، عبادات، سیاسی نظام، اخلاقی نظام، معاشی نظام اور معاشرتی نظام کے بنیاد پر کی جانے والی رسومات کا مجموعہ ہے"
اسلام زندگی کے ہر شعبے سے متعلق جامع تعلیمات فراہم کرتا ہے۔ اسلام کا معاشی نظام، معاشرتی نظام، سماجی نظام، سیاسی نظام اور اخلاقی نظام ہی مستحکم بنیاد دین میں۔ یہ اسلام کو باقی مذاہب سے منفرد بناتی ہیں۔ اسلام دیگر مذاہب سے مختلف ہے کیونکہ یہ توحید، رسالت، جہاد، امر بالمعروف و نہی عن المنکر، شبہات سے پاک تعلیمات، انسانی حقوق، عورتوں کے

H/W C/W DATE: __/__/20

حقوق ، غلاموں کے حقوق ، اقلیتوں کے حقوق کا
حکم دیتا ہے ۔ یہ سب احکامات اسلام کو باقی مذاہب
سے مختلف اور منفرد بناتی ہے ۔ قرآن مجید میں
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے ۔
"اور ہم نے اسلام کو تمہارے لیے بطور دین
پسند کیا ہے" ۔ (المائدہ ۵)

اسلام ایک ضابطہ حیات

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس پر عمل کرکے
انسان ایسی زندگی گزارتا ہے جو دنیا و آخرت میں
بھلائی کا باعث بن سکتا ہے ۔

۱۔ اسلام کا سیاسی نظام
اسلام ایک جامع سیاسی نظام پیش کرتا ہے
جس میں حکمران کی خصوصیات سے لے کر حکمران
کے انتخاب تک سب اصولوں کو واضح کیا گیا ہے ۔
اسلام میں ایک ایماندار اور دیانت دار انسان کو ہی
حکمران بنانے کا حق حاصل ہے ۔ اسلام میں شوریٰ کا
نظام نافذ کیا جاتا ہے جس میں مشوری کرکے ریاست
کے امور کو چلایا جاتا ہے ۔ حکمران ریاست میں اللہ
تعالیٰ کا نائب ہوتا ہے اور اصل مقتدر اللہ تعالیٰ
کی ذات ہوتی ہے جبکہ باقی مذاہب میں مذہب
~~جبکہ~~ کو سیاست سے الگ سمجھا جاتا ہے ۔ مذہب

M T W T F S   H/W☐-C/W☐   DATE: __/__/20

کو انسان کا ذاتی مسئلہ سمجھا جاتا ہے جبکہ سیاست کو اجتماعی طور پر سمجھا جاتا ہے۔ اسلام سیاست کو مذہب سے الگ کرنے کے سخت خلاف ہے۔

اگر مذہب کو سیاست سے الگ کر دو
تو باقی رہ جاتی ہے چنگیزی
(اقبال)

اسلام کا اخلاقی نظام

اسلام اخلاق پر قائم ہے اور اسلام کے اشاعت و تبلیغ میں مسلمانوں کے اچھے اخلاق نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ اسلام اچھے اخلاق کی تعلیم دیتا ہے اور برے اخلاق سے روکتا ہے۔ ہمارے چار خلفائے راشدین کو اخلاقیات کے اعلیٰ مثال کے طور پر جانا جاتا ہے۔ مثلاً حضرت ابو بکر رض صدیق (یعنی سچ بولنے والا) حضرت عمر رض عدالت (یعنی عدل کرنے والا) حضرت عثمان رض سخی (حیا سخاوت والا اور حیادار) اور حضرت علی رض امامت (راہنمائی کرنے والا)۔

اسلام میں اخلاقِ حسنہ پر بہت زور دیا گیا ہے حضور کا فرمان ہے "جس میں دیانت نہیں اس میں ایمان نہیں"۔ حضور اخلاقِ حسنہ کا بہترین مثال ہیں۔ اسلام کے علاوہ باقی مذاہب اخلاقی نظام سے عاری ہیں۔ ان مذاہب میں اخلاقی اصول جامع انداز میں بیان نہیں کئے گئے۔

CamScanner

3- اسلام کا معاشرتی نظام

اسلام ایک جامع معاشرتی نظام پیش کرتا ہے
جس میں معاشرے کے کمزور طبقے مثلاً غلام اور
عورتوں کے حقوق پر زور دیا گیا ہے۔ اسلام نے
عورتوں، بچوں، ضعیفوں، غلاموں اور کنیزوں
کے حقوق بیان کئے ہیں۔ اسلام میں والدین کے
حقوق پر بہت زور دیا گیا ہے۔ القرآن
"والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو"
اسلام نے عورتوں کو معاشرے میں احترام دیا، وراثت
میں حق دیا اور کاروبار کرنے کی اجازت دی جبکہ
اسلام کے علاوہ باقی مذاہب میں معاشرتی نظام منظم
نہیں ہے۔ عورتوں اور غلاموں کے متعلق کوئی
تعلیمات موجود نہ تھیں۔ یہاں تک کہ 1948ء میں
غلامی کو بین الاقوامی طور پر ختم کیا گیا۔

4- اسلام کا معاشی نظام

اسلام معاشی اصول پیش کرتا ہے جس میں اسلام
سود سے پاک معاشرے کی بات کرتا۔ دولت کی گردش
کی تعلیم دیتا ہے۔ دولت کو کسی ایک طبقے کے پاس
ارتکاز سے روکتا ہے۔ اسلام استحصالی نظام کی
مذمت کرتا ہے۔ جبکہ باقی مذاہب معاشی اعتبار
سے کوئی واضح تعلیمات موجود نہیں ہے آج کل کا
سرمایہ دارانہ نظام ایک استحصالی نظام ہے یہ

غریب طبقے کا استحصال کرتا ہے۔

اسلام ایک ضابطۂ حیات ہے جو زندگی کے ہر شعبے سے متعلق جامع تعلیمات پیش کرتا ہے چاہے وہ سیاسی نظام، معاشرتی نظام، اخلاقی نظام یا پھر معاشی نظام ہو۔ زندگی کے شعبے محکموں کی طرح ہوتے ہیں یہ آپس میں ایک دوسرے پر منحصر ہوتے ہیں۔ اس لیے سب شعبوں کے لیے ایک نظام کے وضع کردہ اصول ہونے چاہیے جو ان سب میں ہم آہنگی کا باعث بنے۔ اسلام زندگی کے ہر شعبے سے متعلق جامع ہدایات فراہم کرتا ہے۔

اسلام کی باقی مذاہب سے انفرادیت

اسلام ایک جامع مذہب ہے یہ باقی مذاہب سے منفرد ہے۔ درج ذیل میں دیے گئے خصوصیات اسلام کو باقی مذاہب سے منفرد بناتی ہیں۔

توحید کا تصور

اسلام توحید کا خالص تصور پیش کرتا ہے اور شرک سے منع کرتا ہے۔ سورۃ اخلاص

"کہہ دیجیے! اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے نہ وہ کسی کی اولاد ہے اور نہ کوئی اس کی اولاد ہے۔ اس کا کوئی ہمسر و ثانی نہیں"

اسلام اللہ کی ذات کے علاوہ باقی بتوں اور خداؤں

CS CamScanner

کی عبادت کی سخت الفاظ میں مذمت کرتا ہے
قرآن میں شرک کو ظلم عظیم کہا گیا ہے۔

باقی مذاہب

باقی مذاہب میں توحید کا خالص تصور موجود نہیں ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ توحید کا نظریہ مسخ ہوتا گیا۔ تورات میں واحدانیت کی تعلیم تھی۔ لیکن یہودی شرک کرتے ہیں اور حضرت عزیرؑ کو اللہ کا بیٹا تصور کرتے ہیں۔ عیسائی تثلیث کے عقیدے پر قائم ہیں جس کا مطلب ہے باپ، بیٹا اور روح القدس جبکہ رومن کیتھولک اس میں مقدس مریم کا بھی اضافہ کرتے ہیں۔ سامی مذاہب (عیسائیت اور یہودیت) کے علاوہ غیر سامی مذاہب مثلاً ہندومت، جین مت، بدھ مت، تاؤازم، شنتو مت اور کنفیوشس میں بھی توحید کا تصور موجود نہیں ہے۔

2- الہامی کتاب کی حفاظت

اسلام میں الہامی کتاب کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ تعالیٰ نے خود لی ہے۔ آج سے چودہ سو سال پہلے جس طرح تعلیمات نازل ہوئی اسی طرح آج بھی موجود ہے۔ القرآن

"بے شک یہ ذکر ہم نے نازل کیا اور ہم اس کی حفاظت کرنے والے ہیں"

باقی مذاہب:

باقی مذاہب کی تعلیمات تحریف سے خالی نہیں ہے
وقت کے ساتھ ساتھ یہودیت اور عیسائیت میں تحریف
ہوتی گئی۔ تورات کو یروشلم میں چٹانوں پر کندہ کر دیا
گیا تھا جو کہ جنگوں میں حملوں سے محفوظ نہیں رہا جبکہ
انجیل حضرت عیسیٰ کے ~~[illegible]~~ کے بعد لکھی گئی جب
حضرت عیسیٰ کو آسمان پر اٹھا لیا گیا۔ اسی طرح
ہندومت کی تعلیمات شروع میں توحید پر مبنی تھی
لیکن بعد میں اس میں شرک کی آمیزش شامل ہوگئی
اور آج ہندومت میں ہزاروں خدا اور دیوتا موجود ہیں

شبہات سے پاک تعلیمات

اسلام کی تعلیمات کسی بھی غلطی اور شک و شبہات
سے پاک ہیں۔ اس میں کسی غلطی کی گنجائش نہیں ہے۔

وَمَا لاریب فیہ (البقرہ)

"اور نہیں ہے کوئی شک اس میں"

قرآن کی تعلیمات میں کوئی شک نہیں ہے یہ سب
خدائے واحد کی تعلیمات ہیں جو جبرائیل کے ذریعے سے
حضور پر نازل کی گئی ہے۔

۶۔ رسالت کی اہمیت

اسلام میں رسالت پر بہت زور دیا گیا ہے۔ کلمہ
توحید جس کو پڑھ کر کوئی بھی انسان مسلمان ہوتا
ہے اور ایمان کا لازمی جزو ہے دو حصوں پر مشتمل
ہے پہلا حصہ توحید کی گواہی اور آخری حصہ

رسالت کی گواہی دیتا ہے

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

باقی مذاہب میں رسالت پر زور نہیں دیا گیا۔ بنی اسرائیل صرف اُنکی طرف بھیجے جانے والے انبیاء کو مانتے ہیں جبکہ عیسائی صرف عیسیٰؑ اور اُن سے پہلے کے انبیاء کو مانتے ہیں۔ اسلام حضورؐ کے ساتھ ساتھ باقی انبیاء کو ماننے اور اسکی احترام کی تعلیم دیتا ہے۔

5- انسانی حقوق کا علمبردار

اسلام انسانی حقوق کی تعلیم دیتا ہے۔ القرآن

"خدائے رحمان کے بندے کسی ایسی جان کو قتل نہیں کرتے جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہو۔"

اسلام خودکشی کی مما نعت کرتا ہے۔ مریض کی عزاج پرسی کی تعلیم دیتا ہے۔ یہاں تک کہ ایک مردے کی حرمت کی تعلیم دیتا ہے۔ ایک دفعہ حضورؐ صحابہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ ایک یہودی کا جنازہ گزرا۔ آپؐ کھڑے ہو گئے۔ صحابہ نے کہا کہ یہ تو ایک یہودی ہے تو آپؐ نے فرمایا "کیا یہودی انسان نہیں ہے۔"

6- عورتوں کے حقوق

اسلام عورتوں کے حقوق کی تعلیم دیتا ہے۔ اسلام نے آج سے چودہ سو سال پہلے اسلام عورتوں کو وہ حقوق دیئے جو آج کے مہذب اقوام آج دے رہے ہیں۔

M T W T F S   H/W☐-C/W☐   DATE: __/__/20

اسلام نے وراثت اور کاروبار کے حقوق دیے ہیں۔
عورتوں کو احترام کے اس درجے پر پہنچایا ہے جس کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی۔ حضور نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا۔
"عورتوں کے مردوں پر اسی طرح حقوق ہیں جس طرح مردوں کے عورتوں پر ہیں"۔

باقی مذاہب

باقی مذاہب نے عورتوں کو وہ مقام نہیں دیا۔ فرانس میں 1780ء میں ایک اجلاس ہوا جس میں یہ کہا گیا کہ عورتیں انسان ہیں لیکن half-spirited ہیں۔ باقی مذاہب میں عورتوں کے ساتھ بے جا سلوک ہوتا ہے مثلاً ہندومت میں عورتوں کو ستی کرنا۔

غلاموں کے حقوق

اسلام نے غلاموں کو حقوق آج سے چودہ سو سال پہلے عطا کیے۔ حضور نے فرمایا۔
"غلاموں کے حقوق کا احترام کرو جو خود کھاتے ہو انھیں ~~کھلا~~ کھلاؤ اور جو خود پہنتے ہو انھیں پہناؤ"۔
بیسویں صدی کے وسط غلاموں کی خرید و فروخت پر پابندی کا معاہدہ دستخط ہوا۔ اس سے پہلے غلاموں پر بےجا ظلم و ستم ہوتا تھا۔

عدل وانصاف کا اعلیٰ معیار

اسلام عدل وانصاف کا ایک جامع نظام پیش کرتا ہے
اسلام کا عدالتی نظام ایک مؤثر نظام ہے۔ اس میں قاضی کے
انتخاب، گواہوں کی تعداد اور انصاف کے اعلیٰ معیار موجود
ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے

"عدل کرو یہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے۔"

دنیا کے باقی مذاہب میں عدل وانصاف کا جامع نظام موجود
نہیں ہے۔ جس کی وجہ سے وہ عوام بے چینی اور اضطراب
کا شکار ہے۔

خلاصۂ بحث

اسلام ایک ضابطۂ حیات پیش کرتا ہے جو زندگی کے ہر
شعبے سے متعلق جامع معلومات پیش کرتا ہے۔ اور ان
احکامات پر عمل کی تلقین کرتا ہے۔ اسلام کے احکامات
ہر لحاظ سے باقی مذاہب سے اعلیٰ اور منفرد ہے۔ اسلام
نے توحید، رسالت، غلاموں کے حقوق، عورتوں کے حقوق
اور عدل وانصاف کے نظام کی بات کی ہے۔ اسلام کے مقابلے میں
باقی مذاہب اتنی جامع تعلیمات پیش نہیں کرتے۔
اسلام کے اصولوں کو اچھی طرح ذہن نشین کرکے اور
ان پر عمل کرکے دنیا کے باقی مذاہب کو بھی امن و
آشتی کی تعلیم دی جا سکتی ہے۔ اور اسکے ساتھ ساتھ
اسلام کو درپیش مسائل کا سامنا کیا جا سکتا ہے۔

CamScanner

سوال نمبر #9

نماز کا فلسفہ، اقسام اور اثرات

نماز اسلام کا رکن ہے۔ توحید اور رسالت کے بعد نماز کی اسلام میں بہت اہمیت ہے اور اس پر بہت زیادہ زور دیا گیا ہے۔ نماز کا لفظ قرآن میں زکوۃ کے ساتھ استعمال ہوا ہے۔ قرآن مجید میں **اقام الصلوۃ** کا لفظ استعمال ہوا ہے جس سے مراد ہے نماز قائم کرو یعنی خشوع و خضوع کے ساتھ نماز کا اہتمام کیا جائے۔ نماز کی اقسام میں فرضی نماز، سنت نماز، نفلی نماز اور واجب نماز شامل ہیں۔ نماز کے معاشرے پر دور رس اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ یہ انسان میں تقوی، اللہ کی محبت، تزکیہ نفس اور وسعت نظری جیسے اوصاف پیدا کرتی ہے۔ صبر، حیا کی تلقین، وقت کی پابندی اور عاجزی و انکساری جیسے اخلاقی اثرات مرتب کرتی ہے۔ اخلاقی اثرات کے علاوہ نماز کے معاشرتی اثرات میں اخوت، مساوات، امداد باہمی جیسے اثرات شامل ہیں۔ نماز دین کا بنیادی رکن ہے جس کے اثرات معاشرے میں نمایاں ہوتے ہیں۔

نماز کا فلسفہ

قرآن مجید میں نماز کے لیے الصلوۃ کا لفظ استعمال ہوا ہے

جسکے معانی "دعا" کے ہیں۔ نماز اسلام کا بنیادی رکن ہے جس میں فرض، سنت، واجب اور نفلی عبادات شامل ہیں۔ مسلمانوں پر روزانہ پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔ نماز ہجرت سے پہلے معراج کے موقع پر فرض ہوئی۔ معراج کے وقت پنجگانہ پانچ وقت کی نماز فرض کی گئی۔

نماز کا فلسفہ

نماز روزانہ کے بنیاد پر پانچ وقت اللہ کی یاددہانی کا ذریعہ ہے۔ انسان اللہ کے سامنے سربسجود ہوتا ہے اور اس سے مدد مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو انسان کا سجدہ نہایت پسند ہے۔ یہ انسان اور خالق (اللہ تعالیٰ) کے مابین تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔ انسان میں اطاعت کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور یہ بات مان لیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی خالق نہیں ہے۔ صرف اللہ ہی واحد پروردگار ہے جسکے لیے ساری خلائق ہے وہ سب کا خالق و مالک ہے۔

نماز انسان کی آخروی زندگی میں نجات کا ذریعہ ہے قرآن مجید میں آتا ہے۔

”جنت والے دوزخ والوں سے پوچھیں گے تمھیں کون سا گناہ دوزخ میں لے کر گیا وہ کہیں گے کہ ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہ تھے“۔ (سورۃ مدثر)

اسی طرح حدیث پاک میں بھی نماز کے بارے میں آتا ہے کہ

مومن اور مشرک میں فرق رسول اللہ ﷺ نے نماز بتایا؟

نماز کی اقسام

نماز کی اقسام

- فرض نماز
- سنت نماز
- نفل/نفلی نماز
- واجب نماز

1- فرض نماز کی وضاحت

فرض نماز دن میں پانچ وقت ادا کی جاتی ہے۔ یہ فجر، ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نمازیں ہیں۔ یہ معراج کے موقع پر فرض ہوئی۔ فرض نماز کا کوئی کفارہ قابل قبول نہیں ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔

"برا انجام ہے ان لوگوں کے لیے جو نمازوں میں کوتاہی برتتے ہیں" (الماعون)

قرآن میں "اقام الصلوٰۃ" کی بات کی گئی ہے جسکا مطلب ہے نماز قائم کرنا اس لیے نماز کو ظاہری اور باطنی اداب کے ساتھ ادا کرنا چاہیے۔ ظاہری اداب میں وقت کی پابندی کا اہتمام، کھڑے ہونا، تلاوت صحیح طریقے سے کرنا جبکہ باطنی اداب میں تقویٰ، خشوع و خضوع اور اطاعت شامل ہے۔

سنت نماز

سنت وہ نماز ہے جو حضورؐ اپنی زندگی میں ادا کیا فرماتے تھے۔ سنت نماز ہم فرض نمازوں کے ساتھ دن میں پانچ مرتبہ ادا کرتے ہیں۔ سنت نماز پڑھنے والوں کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی شفاعت نصیب ہوگی۔

واجب نماز

واجب نماز میں عیدین کی نماز اور نماز وتر شامل ہیں۔ ان کو پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔ جبکہ جمعہ کی نماز صرف مردوں پر فرض ہے۔ نماز جنازہ فرض کفایہ میں آتا ہے۔

نفل نماز

نفل نماز اللہ کی رضا اور خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہوتا ہے۔ نفل نمازوں میں تہجد کی نماز، نماز اشراق، نماز چاشت، نماز اوابین، نماز توبہ، صلوٰۃ الحاجات، صلوٰۃ شکر اور صلوٰۃ التسبیح شامل ہیں۔ جبکہ نماز کسوف اور نماز خسوف بھی نفل نماز کا حصہ ہے۔ بارش کے لیے کی جانے والی نماز نماز استسقاء بھی نفل نماز ہے۔

نماز کے اثرات

M T W T F S H/W□-C/W□ DATE: __/__/20

- روحانی اثرات
- اخلاقی اثرات
- معاشرتی اثرات

نماز کے اثرات

١- روحانی اثرات

نماز کے روحانی اثرات مندرجہ ذیل ہیں۔

★ وسعت نظری

نماز انسان کو وسعت نظری فراہم کرتی ہے اور انسان کو غیر خدا کے سامنے در در جھکنے سے بچا لیتی ہے۔ انسان کی وسعت نظری اس کو بڑا سوچنے اور بڑا ہدف وصول کرنے کی قابل بناتی ہے۔

★ اللہ کے ساتھ محبت

نماز ذکر اللہ کا ذریعہ ہے یہ انسان کو قلبی سکون فراہم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق کو مضبوط کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت انسان کو خالق کے ساتھ جوڑ کے رکھتی ہے اور اسکو رسوا نہیں ہونے دیتی۔ انسان بُرے اعمال سے بچ جاتا ہے اور اسکو حب اللہ نصیب ہوتا ہے۔ قرآن میں آتا ہے "اور کہہ دیجیے کہ میری نماز، میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے" (القرآن)

★ تزکیہ نفس کا حصول

نماز انسان کی تزکیہ کا ذریعہ بنتا ہے۔ انسان اپ

M T W T F S H/W-C/W DATE: __/__/20

محاسبہ کرتا ہے۔ اپنے بُرے اعمال کو ٹھیک کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ انسان جب روزانہ پانچ وقت اللہ کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو اس میں غرور و تکبر کا کوئی شائبہ بھی نظر نہیں آتا۔

تقویٰ کا حصول

نماز سے خوفِ خدا پیدا ہوتا ہے۔ انسان سوچتا ہے کہ وہ جو کچھ کر رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کو دیکھ رہا ہے۔ خوفِ خدا کی وجہ سے انسان برائی سے رک جاتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے۔

"بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے"

تقویٰ انسان کو نہی عن المنکر اور امر بالمعروف کی تلقین کرتا ہے۔ یہ نیکی کا حکم دیتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔

نماز کے اخلاقی اثرات

نماز کے اخلاقی اثرات مندرجہ ذیل ہیں۔

1- صبر و تحمل کا درس

نماز انسان کو صبر و تحمل کی تلقین کرتا ہے۔ انسان بُرے وقت میں صبر کرتا ہے۔ نماز ادا کرتا ہے اور مالکِ حقیقی سے دعا مانگتا ہے۔

"نماز اور صبر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو" (القرآن)

صبر و تحمل انسان کو امید اور حوصلہ دیتا ہے اور وہ تکالیف کو بھی خندہ پیشانی سے برداشت کر لیتا ہے۔

2- وقت کی پابندی

نماز انسان کو وقت کا پابند بناتی ہے۔ پانچ وقت کی نماز باقی نمازوں کے ساتھ ساتھ انسان کو وقت کا پابند بناتی ہے۔ یعنی زندگی میں سارے کام خوش اسلوبی سے وقت پر کر سکتا ہے۔ وقت کی پابندی کامیابی کا باعث بنتی ہے اور ناکامی سے بچاتی ہے۔

3- بے حیائی سے روکنا

نماز انسان کو بے حیائی سے روکتی ہے۔ بُرے اعمال افعال اور فحش کاموں سے انسان کی حفاظت کرتی ہے۔ نماز کو اس کی روح کے مطابق پڑھنے سے انسان بُرے اعمال سے رک جاتا ہے۔ اگر کوئی انسان نماز پڑھنے کے باوجود بُرے افعال سے نہیں رکتا تو وہ نماز اس کی زندگی پر اس طرح اثر انداز نہیں ہوا جس طرح ہونا چاہیے۔

"نماز انسان کو بے حیائی اور فحش کاموں سے روکتی ہے۔" (حدیث)

4- عاجزی و انکساری

نماز عاجزی و انکساری کا سبب بنتا ہے اور یہ انسان کو غرور و تکبر میں مبتلا ہونے سے روکتا ہے۔ انسان جب خشوع و خضوع کے ساتھ عاجزی و انکساری کے ساتھ نماز پڑھتا ہے تو وہ اللہ کی بارگاہ میں قبول ہوتی ہے۔

CamScanner

نماز کے معاشرتی اثرات

اخوت، امدادِ باہمی، مساوات، خدمتِ خلق کا جذبہ نماز کے معاشرتی اثرات ہیں۔

1۔ اخوت کا جذبہ بیدار کرنا

نماز انسان میں اخوت کا جذبہ پیدا کرتا ہے۔ انسان کو اور اصل میں مسلمانوں کو باہم جوڑ کر رکھتا ہے۔ مسلمانوں کو ایک قوم کا تصور دیتا ہے۔ قرآن مجید میں آتا ہے۔

"مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں"

یہ بھائی چارے کا جذبہ ایک دوسرے کی دکھ درد کو سمجھنے کا موقع دیتا ہے۔ اس طرح وہ ایک دوسرے کے کام آتے ہیں چاہیے وہ دنیا کے کسی بھی حصے میں ہو۔

2۔ مساوات کا درس

نماز مساوات کا درس دیتا ہے۔ چھوٹے، بڑے، امیر غریب، جوان اور بوڑھے سب ایک صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ نسلی تفاخر، قبائلی تفاخر اور لسانی تفاخر کا خاتمہ کرتا ہے۔

ایک ہی صف میں کھڑے ہو گئے محمود و ایاز
نہ کوئی بندہ رہا نہ بندہ نواز

3۔ امدادِ باہمی کا حصول

اخوت اور مساوات انسان میں ایک دوسرے کی مدد کا جذبہ بیدار کرتا ہے۔ مسلمان جب

باجماعت نماز ادا کرتے ہیں تو ایک دوسرے کے حال و احوال معلوم کرتے ہیں۔ اس طرح ایک دوسرے کے کام آتے ہیں اور ایک دوسرے کے دکھ درد کا پتہ چلتا ہے۔

خلاصۂ بحث

نماز دینِ اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ اسلام میں نماز کے قیام پر زور دیا گیا ہے کیونکہ انسان کی اُخروی زندگی کی کامیابی نماز پر منحصر ہے۔ آخرت میں کامیابی کے ساتھ ساتھ نماز کے دنیا میں بھی بہت سے فائدے ہیں۔ یہ انسان کی اخلاقی معاشرتی اور روحانی زندگی پر گہرے اور دور رس اثرات مرتب کرتے ہیں۔ انسان کو نیکی کی راہ پر چلاتا ہے اور برائی سے روکتا ہے۔

سوال نمبر #04

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق و فرائض

اسلام میں اقلیتی برادری کو حقوق حاصل ہیں۔ اقلیتی برادری کسی ملک میں کم آبادی والی کمیونٹی ہوتی ہے۔ اقلیتی برادری کا اپنا مذہب، زبان، کلچر اور روایات ہوتی ہیں۔ یہ اکثریت سے کم ہوتے ہیں۔ اس لیے اکثر ان کے حقوق پامال ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اسلامی ریاست میں اقلیتوں کو مذہبی، سیاسی، سماجی اور معاشرتی حقوق حاصل ہوتے ہیں۔ ان کو مذہبی حقوق میں مذہب کو آزادانہ اختیار کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ سیاسی طور پر اپنا نمائندہ مقرر کر سکتے ہیں۔ ریاست کے ساتھ معاہدے کر سکتے ہیں۔ معاشی حقوق میں اقلیتی برادری تجارت کر سکتی ہے۔ جائیداد کی خرید و فروخت کی جا سکتی ہے۔ اس کے علاوہ اپنی مرضی سے شادی بیاہ اور دیگر رسومات ادا کر سکتے ہیں۔ اسلام ایک واحد مذہب ہے جس نے اقلیتوں کو نمایاں حقوق فراہم کیے ہیں۔ اقلیتوں کے یہ حقوق آج مغرب میں نظر نہیں آتے ہیں۔

ذمی کا مطلب

اسلام میں اقلیتوں کے لیے "ذمی" کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ ذمی کا مطلب ذمہ داری ہوتا ہے اقلیت کسی بھی علاقے میں ریاست کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ ریاست کا فرض ہوتا ہے کہ اقلیتوں کو سیاسی، معاشی اور معاشرتی حقوق فراہم کرتی ہے۔

اسلام میں اقلیتوں کے حقوق

اسلام میں اقلیتوں کو نمایاں حقوق حاصل ہیں اقلیتوں کو حقوق دیے گئے اور ان سے متعلق اللہ تعالیٰ سے ڈرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ حضورؐ کا ارشاد ہے کہ

اگر اسلامی ریاست میں کسی اقلیتی برادری کے ساتھ ظلم ہوتا ہے تو قیامت کے دن مجھے اس کا جواب دینا پڑے گا۔ (حدیث کا مفہوم)

اسلامی ریاست اقلیتوں کو اپنی ذمہ داری تصور کرتی ہے اور اس کے جان و مال کی حفاظت کی ذمہ داری لیتی ہے۔ اسلامی ریاست میں اقلیتوں کو زندگی گزارنے کا حق حاصل ہوتا ہے۔ وہ بغیر کسی روک ٹوک اور رکاوٹ کے اپنی دینی فرائض اور رسوم و رواج کو خوش اسلوبی سے ادا کرتے ہیں

اقلیتوں کے مذہبی حقوق

اسلامی ریاست میں اقلیتوں کو مذہب کی تعلیمات پر عمل کرنے کی آزادی ہوتی ہے

عبادت گاہوں کا قیام

اسلام میں اقلیتی برادری کو عبادت گاہوں کے قیام کی آزادی دی گئی ہے۔ اقلیت چاہے وہ عیسائی، ہندو یا بدھ مت سے تعلق رکھتے ہو اپنی عبادت گاہیں تعمیر کر سکتے ہیں۔ پاکستان میں تقریباً ٪ کی قریب اقلیتی آبادی ہے۔ اسلام میں CDA کی زمین پر مندر بنانے سے متعلق قیاس آرائیاں چل رہی تھی۔ اس پر اسلامی نظریاتی کونسل نے یہ فرمان جاری کیا کہ حکومت مندر کے لیے جگہ دے سکتی ہے لیکن مندر بنانے کی ذمہ داری صرف اقلیتی برادری پر عائد ہوتی ہے۔

اقلیتوں کی مذہبی آزادی

اسلام میں اقلیتوں کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ پاکستان جو کہ اسلام کے نام پر بنا تھا۔ اس میں اقلیتوں کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ قائد اعظم نے پاکستان کے قیام کے بعد فرمایا!

"آپ لوگ آزاد ہو اپنی عبادت گاہوں میں جانے کے لیے آزاد ہو......"

اسلام نے اقلیتی برادری کو مذہبی ~~حقوق~~ کی آزادی
دی ہے۔ اسلامی ریاست میں یہودیوں، عیسائیوں
اور دیگر مذاہب کو یہ آزادی حاصل ہے کہ وہ اپنی
آزادی کے لحاظ سے دین پر عمل پیرا ہو سکیں

3- اپنے مذہب کے مطابق فیصلہ کروانے کا حق

اسلام میں اقلیتی برادری اپنے مذہب کے لحاظ
سے فیصلہ کروا سکتے ہیں۔ یہودیوں نے جب
اعتراض کیا کہ اسلامی تعلیمات انکی تعلیمات سے
مختلف ہے تو انکو اپنے مذہب کے اعتبار سے
فیصلہ کروانے کا اختیار مل گیا کہ وہ اپنے مذہب
کی تعلیمات کے اعتبار سے کسی بھی مسئلہ میں فیصلہ
کر سکتے ہیں

اقلیتی کے سیاسی حقوق

اسلامی ریاست میں اقلیتوں کو سیاسی حقوق حاصل
ہیں۔ ریاست انکو سیاست سے بے دخل نہیں کرتی

1- ریاست میں نمائندگی کا حق

اقلیتی برادری ریاست میں اپنا نمائندہ
منتخب کر سکتے ہیں۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان
میں آئین کا آرٹیکل 33، 37 اور 40 اقلیتوں
کے سیاسی حقوق کے بارے میں بات کرتے ہیں
اقلیت کے لیے مختص سیٹیں ہیں قومی اسمبلی، سینیٹ

اور صوبائی اسمبلیوں میں سے یہاں پر اپنے نمائندہ
کو آسانی سے منتخب کر سکتے ہیں۔

معاشی حقوق

اسلامی ریاست میں اقلیتوں کو معاشی حقوق بھی
حاصل ہیں۔

1- سرکاری نوکری کا حصول

سرکاری نوکری کے لیے ریاست نے قومی اور صوبائی
سطح پر اقلیتوں کے لیے کوٹہ قائم کیا ہوتا ہے
یہ اس کوٹے کے بنیاد پر پاکستان میں ہر شعبے کے
اندر محد منتخب ہوتے ہیں

2- اقلیتی طلباء کے لیے وظائف

بیت المال اقلیتی طلباء کو مفت تعلیم فراہم کرنے
کے لیے وظائف فراہم کرتی ہے۔ اس طرح ان
غریب طلباء کے معاشی مسائل کے حل کی کوشش
کی جاتی ہے۔

3- حضرت عمرؓ کے دور میں بوڑھے یہودیوں کے
لیے وظیفہ

حضرت عمرؓ نے بوڑھے یہودیوں کے لیے وظائف
کا قائم کیا تھا۔ اس طرح ان کو معاشی طور
پر مستحکم بنایا جاتا تھا۔ اسلام بیت المال کے
وسائل سے وظیفہ فراہم کرتا تھا۔

4- کاروبار کی اجازت

اسلام میں اقلیتوں کو کاروبار کی اجازت دی گئی ہے۔ یہ اسلام میں جائز کاروبار کی شروعات کر سکتے ہیں۔ مسلمانوں کی طرح یہ بھی آزادی کے ساتھ خرید و فروخت کر سکتے ہیں۔

5- جائیداد کی خرید و فروخت

اقلیتی برادری بھی مسلمانوں کی طرح اپنے نام پر جائیداد کی خرید و فروخت کر سکتے ہیں۔ اسلام نے اس لحاظ سے اقلیتوں کے اوپر کوئی پابندیاں نہیں لگائی ہے۔

سماجی حقوق کی حفاظت

1- رسومات کی ادائیگی کی اجازت

اسلام میں اقلیتوں کو شادی بیاہ، تہوار اور فوتگی کے حوالے سے اپنے روایات اور رسوم و رواج کی پیروی کرنے کی اجازت ہے۔ اس حوالے سے اسلام اقلیتی برادری کے اوپر کوئی بھی پابندیاں نہیں لگاتا۔

اقلیتوں کے فرائض

جس طرح سے اسلام میں اقلیتوں کے حقوق ہیں جیسی طرح سے اسلامی ریاست میں اقلیتوں کے

CamScanner

فرائض بھی ہیں۔ اقلیتوں کے فرائض میں ریاست
سے وفاداری اور جزیہ دینا شامل ہے۔ ریاست
میں پُرامن رہنا اقلیتوں کی ذمہ داری ہے۔

جزیہ دینا: اسلامی ریاست کا مطالبہ

اسلامی ریاست میں اقلیتی برادری پر یہ فرض
عائد ہوتا ہے کہ وہ جزیہ دے۔ جزیہ وہ خاص
قسم کا ٹیکس ہوتا ہے جو اقلیتی برادری ادا کرتی
ہے اور اسکے بدلے میں ریاست اقلیتوں کو
تحفظ فراہم کرتی ہے۔ یہ ٹیکس ہر اقلیتی ممبر
کے اوپر فرض ہوتا ہے۔ اسلام میں ہجرت مدینہ
کے بعد جب اسلامی ریاست قائم ہوئی تو
اقلیتی برادری جزیہ کے طور پر ٹیکس ادا کرتے
تھے۔ حضرت عمرؓ کے دور میں جزیہ کا
نظام مستحکم ہوا۔

2- محصول کی ادائیگی

تجارت کے سامان پر محصول یعنی ٹیکس
ریاست کو دینا بھی اقلیتی برادری کا فرض ہے
یہ اسلامی ریاست کے دولت میں اضافہ کرتا ہے
جیسے یہ اقلیتی برادری کو تجارت کا حق حاصل ہے
اسی طرح ان کے اوپر محصول کی ادائیگی بھی فرض
کی گئی ہے۔

M T W T F S H/W C/W DATE: __/__/20

-3 ریاست کا وفادار رہنا

اقلیت کسی بھی ملک میں ہوتے ہوئے وہاں کے قانون کی پاسداری کرتا ہے۔ اس ریاست کا وفادار ہوتا ہے۔ اُسکے اچھے بری چیزوں کے لیے آزادی رائے کا حق رکھتا ہے۔

-4 پُرامن رہنا

اقلیتی گروہ کا فرض ہے کہ وہ کسی بھی ریاست میں پُرامن رہے کسی بھی فتنہ افساد کا باعث نہ بنیں۔

خلاصۂ بحث

اسلام نے اقلیتی گروہ کو ریاست میں سیاسی معاشی اور معاشرتی حقوق عطا کیے ہیں۔ ریاست ان حقوق کو پورا کرتا ہے اور ریاست کا فرض ہوتا ہے کہ اقلیتوں کو یہ حقوق فراہم کرے۔ اس کے بدلے میں اقلیتی گروہ کا بھی فرض ہوتا ہے کہ وہ ریاست میں پُرامن رہے اور ریاست کا وفادار رہے۔ حقوق و فرائض کی عمدہ ادائیگی کی وجہ سے ریاست میں دونوں گروہ یعنی اکثریتی اور اقلیتی گروہ پُرسکون اور خوشحال زندگی گزار سکتے ہیں۔

CamScanner